

اپنی خوابیدہ صلاحیتوں کو بیدار کرنے کے 25 طریقے

تخلیقی صلاحیتوں کے موانعات



تحریر
مفتی ضیاء الدین

ہوگی، اسے بنیاد سمجھنا ہمیں چاہیے، بنانا ہے اور اپنی صلاحیت کو بنیاد بنا کر اسے مہاوان بنانا ہماری صلاحیتوں کی صحیح کیفیت کرنے میں ہماری مدد کرتا ہے، ورنہ تو اسے عمل معترضہ کے بڑا ہونے اور صلاحیت والے اسی ذمہ میں غامض برہا ہونے کی بجائے کم صلاحیت والے ہیں وہ ہمارے پاس آئے ہم کیوں جائیں اس کے پاس، بہر حال ہم جس فیصلہ میں بھی ہیں اس فیصلہ کے بڑوں سے بڑا رکھنا بہت ضروری ہے۔

بیوستر رہ کر سب سے امید بہا رکھ

16۔ ڈایا گرام اور نقشوں کے ذریعہ چیزوں کو لکھیں پڑھیں اور یاد کریں: چونکہ ذہن مربوط چیزوں کو جلدی تک کرتا ہے نیز دماغ کے خلیے بھی اسی طرح ایک دوسرے سے مربوط ہوتے ہیں تو ظاہری مشابہت ہونے کی وجہ سے ڈایا گرام اور ماسٹرینگ کے ذریعہ لکھنا ہماری تخلیقی صلاحیت اور یادداشت کی قوت میں اضافہ کرتا ہے۔

17۔ چار پانچ کلر والے لکھوں یا رنگین sticky notes کا استعمال کریں: ہارورڈ کے یوروسائنس دانوں کی ریسرچ کے مطابق ہمارے دماغ کے مختلف حصے مختلف رنگوں کو پروسس کرتے ہیں تو اگر ہم ایک نظر میں دیکھ رہے یا لکھ رہے ہیں تو دماغ کا ایک ٹیچو حصہ کام کرتا ہے اور وہی چیز اگر ہم مختلف رنگوں میں لکھیں گے تو پھر دماغ کے زیادہ حصے پروسس کریں گے اور وہ زیادہ دیر یاد رہے گی اور اس کے کام کی رفتار بھی بہت زیادہ تیز ہو جائے گی۔

18۔ موبائل کے سارے نوٹیفیکیشنز بند کر دیں: کیوں کہ اس وقت سب سے زیادہ دھیان بٹکانے والی اگر کوئی چیز ہے تو وہ نوٹیفیکیشن ہے، ان ایپس کو اتنی اوقات بند کریں کہ وہ ہمارے دھیان کو بٹکانے، صرف ضرورت کے نوٹیفیکیشن کے علاوہ سارے نوٹیفیکیشنز بند کر دیں۔

19۔ اپنے انٹرنیٹ اور تجزیہ کاموں میں تناسب برقرار رکھیں: انٹرنیٹ دماغ کو بے پرواہ کرنے کے لیے ضروری ہے لیکن دھیان رکھنے کا انٹرنیٹ کا تناسب فیصد سے آگے نہ بڑھنے پائے ورنہ ہماری تخلیقی صلاحیتیں ممانہ پڑ جائیں گی اور ہماری زندگی بس ایک مذاق بن کر رہ جائے گی۔

20۔ قوت پند عورت سے ہی شادی کریں: شادی کے بعد کی پوری زندگی بیوی کے مزاج، اوصاف پر منحصر ہوتی ہے اس لیے بھی بیویوں کی لاپٹی عورت سے شادی نہ کریں وہ بیویوں کی قلت کی دہائی دے کر علمی دنیا چھوڑنے پر بھی مجبور کر دے گی اور بچوں کو بھی اسی قسم کی مادہ پرست پرستار بنائے گی نتیجہ تخلیقی صلاحیتیں صرف ہم سے نہیں ہماری نسلوں سے بھی چھین جائیں گی، اپنی آنکھوں سے اس کا مشاہدہ کیا ہے، اس لیے شادی کے وقت اس سے اس کی پندنا پند تہذیبات اور ثقافت اور ذہنیت کا سوال کر کے اندازہ لیں کہ یہ ہمارے حصول علم میں ممانہ تو نہیں بنتے گی؟

21۔ دماغ کو فائدہ پہنچائیں: جس طرح جسم کی بھوک ممانہ کے لیے ہم کھانا کھاتے ہیں اسی طرح دماغ سے غیر معمولی کام لینے کے لیے روزمرہ صحت مند غذا اؤں کے ساتھ ساتھ اس کی مخصوص غذا اؤں کا اضافہ کرنا ہوگا، ریسرچ کے مطابق ہمارا دماغ fat کے وافر مقدار پر مشتمل ہوتا ہے اور اس کی چکنائیت دماغ کے ایک خلیے سے دوسرے خلیے تک معلومات تیزی سے منتقل کرنے میں مدد کرتی ہے جسے

neuroplasticity کہتے ہیں اور اس کے لیے **ALA, EPA اور DHA** اویگا تھری ہے حد مفید ہے، اویگا **3** کی تین قسمیں ہیں **ALA, EPA اور DHA**، پہلی قسم اخروٹ، ایلو اور بگی بزی، وغیرہ سے حاصل ہوتی ہے اور باقی دو پہلی قسم اور اس کے تیل سے حاصل کی جاتی ہیں اسی لیے پہلی کھانے والے لوگ ذہین ہوتے ہیں، ایلو اخروٹ اور چھلی یا اس کا تیل روزانہ استعمال کیا کریں۔

22۔ جسمانی ورزش کریں: جو ورزشیں دل کی دھڑکن اور سانسوں کی رفتار کو تیز کرتی ہیں (**aerobics** مثلاً دوڑنا، سائیکل چلانا، تیراکی ذہن کے لیے مفید ہیں کیوں کہ یہ دماغ میں خون کے دورانیے کو تیز کر دیتی ہیں، انہی میں یوگا میں اضافہ کرتی ہیں، خوشی اور ایکسٹریٹ سے تعلق رکھنے والے یوگا اور سائیکل مثلاً ڈو پائین سیر یوٹھن کی مستدار میں اضافہ کرتی ہیں نتیجہ ہماری دماغ کی کارکردگی میں اضافہ ہوتا ہے۔

23۔ سوئے اور پڑتے وقت وقفہ وقفہ سے پانی پیئے: نیندرو سائنس کہتی ہے کہ پانی ہمارے جسم میں ساتھ ساتھ فیصد، اعصاب میں سمجھ فیصد اور دماغ میں اسی فیصد یعنی سب سے زیادہ موجود ہوتا ہے، یعنی پانی کی کمی سب سے زیادہ دماغ کو متاثر کرتی ہے، ایسے لوگ سر کے درد اور فوس نہ کر پانے کے شکار ہو جاتے ہیں، اور ریسرچ یہ بتاتی ہے کہ پانی بہر پور مقدار میں پینے پر دماغ چودہ فیصد تیز کام کرتا ہے۔

24۔ خوابوں کو اہمیت دیں: یہ ہماری بہت بڑی غلطی ہے کہ ہم نے شریعت میں اس کے حجت نہ ہونے کو اپنے لیے اہم نہ ہونے سے غلط ملکہ کر دیا ہے، اچھی طرح سمجھیں کہ تغیر یعنی خواب شریعت میں حجت نہیں لیکن انسانی اپنی زندگی میں خوابوں کی بڑی اہمیت ہے، خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب کو نبوت کا چالیواں حصہ قرار دیا ہے اور خبر کے بعد محکم میں صحابہ اپنے خواب حضور سے بیان کیا کرتے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کی تفسیر بتاتا کرتے تھے، مغرب میں فرانسینڈ وغیرہ نے اس پر کافی کام کیا ہے، بہر حال نیند سے اٹھنے کے بعد سب سے پہلے کچھ پڑھیں اور پھر اپنے خواب کے بارے میں سوچیں کہ میں نے کیا خواب دیکھا اور پھر مغرب میں سے اس کی تفسیر پڑھیں، بھی کبھی دن بھر سوچے جانے والے مسئلے کا حل اور بھی مستقبل کی خوش خبریاں یا احتیاط کے اشارے خوابوں سے مل جاتے ہیں، یہ بڑا المیہ ہے کہ ہمارے یہاں سے اب مجربین ناپید ہوتے جا رہے ہیں۔

25۔ کسی سیم سے جڑ کر زمانہ طالب علمی سے ہی فلاحی وسابھی کاموں میں حصہ لینا شروع کریں: اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ ہم لوگوں کے احوال و مسائل سے واقف ہو سکیں گے، اپنے تجربہ بات، سائنسی ذہانت، لوگوں کے تئیں ہمدردی، نفع رسانی کے جذبے اور تجرباتی قوت میں اضافہ کر کے اپنی تہذیبات کی عین کر سکیں گے۔

وہی تو توجیاسوں طریقے بیان کئے جاسکتے ہیں لیکن ہر سہ نے انہیں طریقوں کا انتخاب کیا ہے جنہیں اپنی زندگی میں برتتا ہے تاکہ مضمون کے ذریعہ جو ریسرچ کی ترسیل نہ ہو بلکہ خیالات کی ترسیل کے ساتھ ساتھ عمل کی ترسیل بھی ہو سکے اور ان کا ہماری عملی زندگی میں اثر ہو۔ مزید چند پوائنٹس ہیں جن کا طلبہ کے مقابلے اور اس سے زیادہ لیت دینا ہے اس لیے ہم انہیں اگلے مضامین کے لیے رکھ چھوڑتے ہیں۔ یہ مضمون تقویت امت پر لکھنے کے مضامین کی دوسری قسط ہے۔

کرمطالعہ کریں کہ کتاب ایک روشنی ہے جس سے ہمیں اپنے چراغ کو روشن کرنا ہے تاکہ پھر آگے دوسرے بڑوں سے پیچھے نہ ہونے چڑھوں کو روشن کیا جاسکے گو ہم ذمہ دار یوں کا پوچھنا ہے سر سے ہیں، جب تمام فنون کا مطالعہ کریں گے تو خود بخود ہمیں کسی ایک یا چند فنون میں دل چسپی نظر آنے لگے گی۔

5۔ ذہانت کی کبار قسموں میں حصہ لیں:

1۔ لسانی ذہانت **2۔** نمبر اور عقلیت والی ذہانت **3۔** تصویری ذہانت **4۔** موسیقی وغنائی ذہانت **5۔** جسمانی ذہانت **6۔** سماجی ذہانت **7۔** جذباتی و نفسیاتی ذہانت **8۔** طبییاتی فطری ذہانت **9۔** نیڈیاتی ذہانت **10۔** روحانی ذہانت **11۔** وجودی ذہانت، (تفصیل پھر کریں) ان سب میں حصہ لیں، ان سب کا نمائندگی پھر جس نوع میں دماغ زیادہ چیلنے زیادہ لذت ملے اس کا انتخاب کریں۔

6۔ غور و فکر سے وقتی کریں: لائبریری میں کتابوں کا مطالعہ کریں مگر اس سوچ کے ساتھ کہ یہ ہمیں فکر میں غلط کرنے میں ممانہ مددگار ثابت ہو سکتی ہیں، اپنی صلاحیتوں کا کل اظہار پڑ کر رہیں، اگر کتابیں پڑھ کر ہم خود سوچنے کے قابل نہیں ہو جاتے تو پھر کثرت مطالعہ میں سوائے دوسروں کے سامنے اپنی دھاک دھاک بٹھانے کے اور کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا، تصور کریں کہ دنیا کے بڑے بڑے مفکروں کے زمانے میں کتابیں نہیں تھیں، صرف سوچیں تھیں، تو ہم بھی سوچیں، دن میں کم از کم دو گھنٹے کتابیں پڑھنا اور ایک سوچ چھین کریں اور اکیلے بند کر کے نہیں یا کھلے آسمان کے نیچے چھت پڑھ کر یا چھوٹے چھوٹے سوچتے ہیں، لیکن ایک ہی چیز پر سوچیں اگرچہ مختلف زاویوں سے کیوں نہ نہ کیوں کہ قوت ارتکاز ہماری سوچوں میں گہرائی پیدا کرتا ہے۔

7۔ حصول معلومات و تجربیات اور ان کی پروبلیٹک کا تناسب ملحوظ رکھیں: معلومات عموماً کتابوں سے اور تجربات عموماً اپنے بڑوں سے حاصل ہوتے ہیں مگر وہ معلومات و تجربات مفید اور ہماری تخلیقی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے والے تب ہی ہوتے ہیں جب ہم خود ان کا تجزیہ کرتے ہیں ان سے نتائج نکالتے ہیں، لہذا مطالعے اور تجربے کے علاوہ ہمارے دن کا تہائی یا چوتھائی حصہ ان معلومات و تجربات پر سوچتے ہوئے گزارنا چاہیے، کیوں کہ دماغ جب مطالعے یا تجربے کے وقت فوس موم میں ہوتا ہے تو خود بخود پروسس ہوتا ہے لیکن جب آرام یا نہانے یا ریٹیکس کرتے وقت **diffuse** موم میں ہوتا ہے تو وہ غیر متعلقہ چیزوں کو بھی اس سے متعلق کرتا ہے کیوں کہ یہاں حد بندی نہیں ہوتی تو اس وقت زیادہ اچھا سولوشن نکال سکتا ہے، گو یا فوس موم میں شعور اور ذہنی شعور میں اشجور کام کرنا ہوتا ہے گو یا وقت سے زیادہ اہم خارجی اوقات میں سوچی جانے والی مفکریں ہیں کیوں کہ ہمارا زیادہ وقت خارجی ہی ہوتا ہے اس لیے مطالعے اور تجربے مطالعہ پر غور کے لیے خاطر خواہ وقت نکالیں۔

8۔ منطقی طریق استدلال نکالیں: اس سلسلے میں استخراجی طریقہ استدلال **deductive reasoning** اور استقرائی طریق استدلال **inductive reasoning** سوچوں کے ذریعے عملی مشق کریں تاکہ استخراج کے ذریعے ہم مسائل کے حل نکالیں اور تجربے پر قیاد ہو سکیں اور استقرائی کے ذریعے ہم امکانات اور آہنٹز میں اضافہ کر کے چیزوں کو مختلف زاویوں سے دیکھ سکیں۔

اسی طرح ہمیشہ دو چیزوں کے درمیان نسبت (**correlation**) پر سوال اٹھایا کریں خصوصاً نسبت تلازم و تضاد پر کیوں کہ اکثر ہمارا کام سائنس دو چیزوں کے درمیان تلازم یا تضاد کی نسبت قائم کر لینا ہے لیکن ڈیپ تھنک اور احسان نظر کے بعد وہ تلازم یا تضاد فرضی اور سطحی شکل آتا ہے۔

تیز بھی ہم دو الگ چیزوں کے درمیان تیسرے (**differentiation**) نہیں کر پاتے، بھی ایشیا کے درمیان صحیح ارتباط (**association**) نہیں پیدا کر پاتے، بھی عمل کے متعدد امکانات (**possibility**) کا مکمل احصا نہیں کر پاتے اپنے ذہنوں میں پہلے سے موجود کسی حد بندی (**limitation**) کی بنا پر، اسی کو **collect and connect** اور **divergent and convergent thinking** کہتے ہیں۔

9۔ نیڈی یا سوچتے وقت خود تنقید کریں اور نہ کسی تنقید کی دوست کے سامنے پیش کریں: دیکھیں دماغ کے دو حصے ہیں سائنس کے مطلب بق دایاں حصہ (**hemisphere**) نیڈی یا نیڈی اور تصوراتی ہے اور دایاں

کرمطالعہ کریں کہ کتاب ایک روشنی ہے جس سے ہمیں اپنے چراغ کو روشن کرنا ہے تاکہ پھر آگے دوسرے بڑوں سے پیچھے نہ ہونے چڑھوں کو روشن کیا جاسکے گو ہم ذمہ دار یوں کا پوچھنا ہے سر سے ہیں، جب تمام فنون کا مطالعہ کریں گے تو خود بخود ہمیں کسی ایک یا چند فنون میں دل چسپی نظر آنے لگے گی۔

5۔ ذہانت کی کبار قسموں میں حصہ لیں:

1۔ لسانی ذہانت **2۔** نمبر اور عقلیت والی ذہانت **3۔** تصویری ذہانت **4۔** موسیقی وغنائی ذہانت **5۔** جسمانی ذہانت **6۔** سماجی ذہانت **7۔** جذباتی و نفسیاتی ذہانت **8۔** طبییاتی فطری ذہانت **9۔** نیڈیاتی ذہانت **10۔** روحانی ذہانت **11۔** وجودی ذہانت، (تفصیل پھر کریں) ان سب میں حصہ لیں، ان سب کا نمائندگی پھر جس نوع میں دماغ زیادہ چیلنے زیادہ لذت ملے اس کا انتخاب کریں۔

6۔ غور و فکر سے وقتی کریں: لائبریری میں کتابوں کا مطالعہ کریں مگر اس سوچ کے ساتھ کہ یہ ہمیں فکر میں غلط کرنے میں ممانہ مددگار ثابت ہو سکتی ہیں، اپنی صلاحیتوں کا کل اظہار پڑ کر رہیں، اگر کتابیں پڑھ کر ہم خود سوچنے کے قابل نہیں ہو جاتے تو پھر کثرت مطالعہ میں سوائے دوسروں کے سامنے اپنی دھاک دھاک بٹھانے کے اور کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا، تصور کریں کہ دنیا کے بڑے بڑے مفکروں کے زمانے میں کتابیں نہیں تھیں، صرف سوچیں تھیں، تو ہم بھی سوچیں، دن میں کم از کم دو گھنٹے کتابیں پڑھنا اور ایک سوچ چھین کریں اور اکیلے بند کر کے نہیں یا کھلے آسمان کے نیچے چھت پڑھ کر یا چھوٹے چھوٹے سوچتے ہیں، لیکن ایک ہی چیز پر سوچیں اگرچہ مختلف زاویوں سے کیوں نہ نہ کیوں کہ قوت ارتکاز ہماری سوچوں میں گہرائی پیدا کرتا ہے۔

7۔ حصول معلومات و تجربیات اور ان کی پروبلیٹک کا تناسب ملحوظ رکھیں: معلومات عموماً کتابوں سے اور تجربات عموماً اپنے بڑوں سے حاصل ہوتے ہیں مگر وہ معلومات و تجربات مفید اور ہماری تخلیقی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے والے تب ہی ہوتے ہیں جب ہم خود ان کا تجزیہ کرتے ہیں ان سے نتائج نکالتے ہیں، لہذا مطالعے اور تجربے کے علاوہ ہمارے دن کا تہائی یا چوتھائی حصہ ان معلومات و تجربات پر سوچتے ہوئے گزارنا چاہیے، کیوں کہ دماغ جب مطالعے یا تجربے کے وقت فوس موم میں ہوتا ہے تو خود بخود پروسس ہوتا ہے لیکن جب آرام یا نہانے یا ریٹیکس کرتے وقت **diffuse** موم میں ہوتا ہے تو وہ غیر متعلقہ چیزوں کو بھی اس سے متعلق کرتا ہے کیوں کہ یہاں حد بندی نہیں ہوتی تو اس وقت زیادہ اچھا سولوشن نکال سکتا ہے، گو یا فوس موم میں شعور اور ذہنی شعور میں اشجور کام کرنا ہوتا ہے گو یا وقت سے زیادہ اہم خارجی اوقات میں سوچی جانے والی مفکریں ہیں کیوں کہ ہمارا زیادہ وقت خارجی ہی ہوتا ہے اس لیے مطالعے اور تجربے مطالعہ پر غور کے لیے خاطر خواہ وقت نکالیں۔

8۔ منطقی طریق استدلال نکالیں: اس سلسلے میں استخراجی طریقہ استدلال **deductive reasoning** اور استقرائی طریق استدلال **inductive reasoning** سوچوں کے ذریعے عملی مشق کریں تاکہ استخراج کے ذریعے ہم مسائل کے حل نکالیں اور تجربے پر قیاد ہو سکیں اور استقرائی کے ذریعے ہم امکانات اور آہنٹز میں اضافہ کر کے چیزوں کو مختلف زاویوں سے دیکھ سکیں۔

اسی طرح ہمیشہ دو چیزوں کے درمیان نسبت (**correlation**) پر سوال اٹھایا کریں خصوصاً نسبت تلازم و تضاد پر کیوں کہ اکثر ہمارا کام سائنس دو چیزوں کے درمیان تلازم یا تضاد کی نسبت قائم کر لینا ہے لیکن ڈیپ تھنک اور احسان نظر کے بعد وہ تلازم یا تضاد فرضی اور سطحی شکل آتا ہے۔

تیز بھی ہم دو الگ چیزوں کے درمیان تیسرے (**differentiation**) نہیں کر پاتے، بھی ایشیا کے درمیان صحیح ارتباط (**association**) نہیں پیدا کر پاتے، بھی عمل کے متعدد امکانات (**possibility**) کا مکمل احصا نہیں کر پاتے اپنے ذہنوں میں پہلے سے موجود کسی حد بندی (**limitation**) کی بنا پر، اسی کو **collect and connect** اور **divergent and convergent thinking** کہتے ہیں۔

9۔ نیڈی یا سوچتے وقت خود تنقید کریں اور نہ کسی تنقید کی دوست کے سامنے پیش کریں: دیکھیں دماغ کے دو حصے ہیں سائنس کے مطلب بق دایاں حصہ (**hemisphere**) نیڈی یا نیڈی اور تصوراتی ہے اور دایاں

تخلیقی صلاحیتوں کا حامل بننے میں ہمارے لیے کیا موانعات ہوتے ہیں؟

1۔ پیسے کی قلت: دیکھئے طلبا کی اکثریت غریب ہوتی ہے تو وہ دوران تعلیم اور فراغت کے بعد بھی محض اپنی مالی تنگی کو دور کرنے کے بارے میں سوچنے پر مجبور ہوتے ہیں، اور غربت امکانات کی دنیا کو کھدو کر دیتی ہے، تخلیقی سوچوں پر پھر سے ہنسا دیتی ہے، ہمیں کوئی آپشن نہیں ملتا تو امامت یا پڑھنا شروع کر دیتے ہیں، اور جیسے ہی جواب کا کوئی آفر آتا تو اس تدریس کو بھی خیر آ کر دیتے ہیں کیوں کہ تدریس میں اچھے شیے نہیں ملنے، اور مالی پریشانی کا حل ڈکالے بغیر تخلیقی صلاحیتیں پیدا کرنے کے جزا طریقے بتانا بھی لے ہوتے ہیں، الایہ کہ بیسیوں کی طلب ہی دل سے نکال دی جائے اور وقت پندگی کو اور حنا چھوٹا بنا لیا جائے، اس کا سولوشن آنیوں قسط میں پیش کیا جا سکتا ہے۔

2۔ والدین کے توقعات: بیٹا دیکھا اور کرنا چاہ رہا ہے لیکن والدین کچھ اور توقعات لگے بیٹھے ہیں، اور عموماً بیٹا والدین کی پندنا پندنا پر مجبور ہوتا ہے۔

3۔ بیوی بچوں کی فکر: شادی سے پہلے ہمارا جوانیوں اس لیے پڑتا ہے کہ اچھا کاموں کا تو اچھے گھرانے کی بیوی ملے گی اور شادی کے بعد یہ سوچنا ہے کہ اب پڑھائی وڑھائی سے تو میرے بیوی بچوں کا پیٹ بھرے گا نہیں تو پڑھنے کے کیا فائدہ۔

4۔ نیڈی یا سوچنے کی ناقدری: میرے ذہن میں کوئی نئی چیز آتی ہے یا میں سوال کرتا ہوں تو اس تجسس و جدت کی قدر کر کے اس کا جواب دینے اور حوصلہ افزائی کے بجائے ڈانٹ یا چاٹتا ہے یا پھر یہ کہ دیا جاتا ہے کہ آئندہ آئے گا پھر یہ کہ کوئی نئی چیز تھوڑی ہے۔

5۔ بغاوت کا طعن: پڑھانے جارہے ہیں یا فائون سے دوچسپی تو اب اس مخصوص فن میں کامیاب نہ ہونے پر ہمیں بھی ہونے کا طعنہ دے دیا جاتا ہے۔

6۔ کثرت مطالعہ والی ذہنیت: یہ سوچنا کہ جب تک میں بڑوں کتابیں مطالعہ نہ کر لوں خود سوچنا کا راز ہے سوچے۔

7۔ عدم ارتکاز: مختلف خیالات کا بھجم اتنا زیادہ ہوتا ہے کہ کسی ایک سوچ پر ہم فوس نہ کریں اور آرتھوٹنک نے کہا ہے **it is not that I stay with I'm so smart it is just that my problems longer** کہ میرے اتنے بڑے کارنامے انجام دینے کی وجہ یہ نہیں کہ میں بہت سارے ہوں بلکہ میں کسی مسئلے اور اس کے حل پر دوسروں سے زیادہ دیر تک سوچتا اور اس پر کام کرتا ہوں۔

تخلیقی صلاحیت پیدا کرنے کے لیے ہم کیا کریں؟

موہاں، مقابلہ جاتی پروگرام، ایوارڈ وغیرہ کے حوالے سے کچھ طریقے تو ہمیں قسط میں پیش کر چکے ہیں، مزید یہ رہے:

1۔ سب سے پہلے اپنے ذہن میں یہ چیز بٹھائیں کہ دنیا کی سب سے قیمتی شئی دماغ کا باہوا نیڈی یا ہے چاہے ہمیں لاکھ لاکھ روپے کا ہر چیز پیسے سے ہوتی ہے لیکن نوکر کریں کہ صرف سونا ہے جو ہمارے جلال لائے پیدا کیا ہے، نہ تو یہ پیسے یہ کبھی بھی انسانی دماغ کی پیداوار ہیں، جب ہمیں خلیفہ ارضی بنا یا گیا تو دوسرے حیوانوں اور ہم میں سب سے بڑا فرق یہ رکھا گیا کہ ہمیں دماغ کی نوعی قوت عطا کی گئی، خود ایمان بھی ایک تصور ایک نیڈی یا ہے جس میں ناقابل تخلیق و تہذیبی بھتتا ہوں تو وہ میرا اختیار ہے ایمان بن جاتا ہے یعنی اسلام کے پانچ ارکان میں سے بھی اولیت آئیگی یا کوئی حاصل ہے۔

2۔ تجربہ لائے اور پھر تجربہ کرنے کا خواب دیکھیں: انگلش کا مقولہ ہے **creativity is the mother of necessity** یعنی ضرورت ایجاد کی ماں ہوتی ہے، جب تک ہم تجربہ نہیں کرے گا خواب نہیں دیکھتے اس کی ضرورت محسوس نہیں کرتے جب تک ہم دنیا کو کچھ نہ دیکھنے کی تڑپ اپنے اندر نہیں رکھتے تب تک ہم تخلیقی مضمون میں علم حاصل کر سکتے ہیں نہ اپنے مشن کی تعین کر سکتے ہیں اور نہ اپنی تہذیبات کی، بس دوسروں کی سالوں کی محنت نقل کرنے کو ہی اپنی تخلیقیت، صلاحیت کی معراج سمجھ نہیں سکتے حالانکہ یہ صرف پہلی تیز بھی ہے۔

3۔ مقصد اور مقصد تک پہنچانے والے گولڈ (ذہنی منزلوں) کی تعین: مقصد اور گولڈ کا فرق اچھی طرح سمجھیں، مقصد مقصد کے درمیان کے مختلف پڑاؤ ذہنی مقاصد یا گولڈ کہلاتے ہیں، ہماری زندگی کا مقصد کیا ہے اس پر ہم مسلمانوں کو زیادہ سوچنے کی ضرورت نہیں کیوں کہ یہ چیز ہمیں قرآن وحدیث سے مل جاتی ہے کہ ایک مسلمان کی زندگی کا مقصد عبادت و رضا ہے رب، تبلیغ دین، اپنی اور معاشرے کی دینی ودنیوی مصالح کا حصول اور دینی ودنیوی مفاسد کا دفع اور خدمت اسلام و مسلمان ہونا چاہیے لیکن ان مقاصد کے حصول کے لیے راستے کیا کیسے ہو سکتے ہیں، ہم سب سے پہلے ان امکانات کا احصا کریں اور پھر کسی ایک ایٹن یا چند ایٹنوں کو گولڈ بنا کر ان پر محنت شروع کریں۔

4۔ لائبریری سے وقتی کریں اور تمام فنون پر سرسری نظر ڈالیں: کیوں کہ کتابوں سے مضمون کوئی تھوڑا نہیں ہو سکتا، وہاں جا کر تمام فنون کی چیدہ چیدہ کتابوں کا مطالعہ کریں خواہ ہمیں دل چسپی ہو یا نہ ہو، اور یہ سمجھ

وطن

روزنامہ

سرینگر

غیر معیاری غذاؤں کا کاروبار متعلقہ محکمہ کاروائی سے قاصر کیوں؟

دنیا بھر میں حکومتوں کی ترجیحات میں یہ بات بھی شامل ہے کہ شہریوں کو صاف و شفاف غذا میسر ہو اور اس میں کسی قسم کی ملامت یا پھر غیر معیاری اجزاء کا استعمال نہیں ہونا چاہئے۔ صاف و شفاف اور معیاری کھانے پینے تک رسائی انسان کے بنیادی حقوق میں سے ایک ہے اور کوئی بھی شخص انسان سے یہ حق نہیں چھین سکتا۔ دنیا کے دیگر ممالک کی طرح بھارت میں بھی غذاؤں کے معیار پر نظر گزار رکھنے اور لوگوں کو ملامت سے پاک کھانے پینے کی فراہمی یقینی بنانے کے لئے ایف ایس ایس اے آئی نام سے پانچ ماہی طور پر ایک محکمہ کام کر رہا ہے تاہم نامعلوم وجوہات کی بنا پر یہ محکمہ اپنے فرائض کی انجام دہی میں زیادہ تنہید و کٹھن نہیں دے رہا ہے جس کے نتیجے میں بھارت بھر کے ساتھ ساتھ جموں و کشمیر میں بھی لوگوں کو غیر معیاری غذاؤں کا اجناس فراہم کر کے ان کی صحت کے ساتھ عام کھلو اڑا دیا جاتا ہے۔ سرینگر شہر کے ساتھ ساتھ واہی کے اطراف و اطراف میں بھی لوگوں کو غیر معیاری لگانے والے بیجوں کی کھالی جاری ہیں اور ان کی صحت کے ساتھ کھلو اڑا دیا جا رہا ہے۔ تم گھرنی کی بات یہ ہے کہ والدین بھی اس حوالے سے انتہائی حساسی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے بچوں کو مختلف نوعیت کی بیماریوں کا شکار بنانے میں مہم ناپا رہے ہیں۔ عام طور پر بچی اگر دیکھا جائے تو واہی کے دور دراز دیہات تو دور یہاں کے شہروں اور قصبوں میں بھی مختلف غذائی اجناس جن میں سبز یاں، گوشت، میوے اور دیگر چیزیں شامل ہیں منگول جاننے کے بعد بھی گاؤں کو بیچتی جاتی ہیں اور ان اس کے عوض ان سے موٹی موٹی روٹیاں وصول کی جاتی ہیں۔ جگر خراب اور عوامی رسدات اور نوڈسٹری و سٹریٹرز اس اتھارٹی آف انڈیا کی جانب سے شاز و ناروی بازاروں کا معیار کم کر کے قصور و اتنا جروں کے خلاف کاروائی عمل میں لائی جاتی ہے جس کا ایک منفی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اس غیر قانونی کاروبار میں ملوث لوگ اس صورتحال کا جائزہ نہ لے سکتے ہیں اور انہیں کو ٹھٹھے کا سلسلہ وار رکھتے ہیں۔ سرینگر شہر اور واہی کے دیگر قصبہ جات میں غیر معیاری افراد کی ایک بڑی تعداد کاروائی کے کمروں میں مختلف قسم کی کھانے پینے کی چیزیں تیار کر لیتے ہیں۔ ان لوگوں کے پاس نہ ہی ایف ایس ایس اے آئی کی رجسٹریشن ہے اور نہ ہی لوگ کسی اور متعلقہ محکمہ کی کوئی سند رکھتے ہیں بلکہ انہوں نے اپنا کاروبار بڑی آسانی کے ساتھ اور حکومت کی نظروں سے اوجھل رکھا ہے۔ ان کے روزانہ کی آمدنی بڑی کم ہے کیونکہ انہیں کھانے پینے کی چیزیں حکومت کی نظروں میں بھی نہیں آتے۔ ان لوگوں نے کرائے کے کمروں کے اندر ہی مختلف قسم کی مشینیں لگا کر طرح طرح کی مٹھیاں اور آٹے سے بنی ہوئی اشیاء تیار کرنے کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے اور ان چیزوں کی تیاری کے دوران صحت و صفائی کا کوئی ادنیٰ سے بھی خیال نہیں رکھا جاتا۔ لوگ میٹھوں کے ذریعہ تیار کردہ غذائی اجناس کو گرامی علاقوں میں بیک کر دیتے ہیں جس کے نتیجے میں یہ انتہائی زہر آلود اور مضر صحت بن جاتے ہیں۔ لوگ صحت سوبر سے ہی ایک ایسے وقت میں دیہات کا رخ کرتے ہیں جبکہ سرکاری افسران و حکام اپنے گھروں میں ہوتے ہیں لہذا انہیں کوئی قانون کے نیچے چڑھنے کا اندیشہ نہیں ہوتا ہے۔ تم گھرنی کی بات یہ ہے کہ یہ لوگ ایسی اشیاء تیار کر لیتے ہیں جن کا استعمال صرف چھوٹے چھوٹے پھولے بچے کرتے ہیں اور اس طرح سے ان بچوں کی صحت کو زبردست خطرات لاحق وہ جاتے ہیں مگر حکومت اس طرف کوئی توجہ نہیں دیتی۔ ضرورت اس بات ہے کہ حکومت اس بدعت کا قلع قمع کرنے کی غرض سے ضروری اقدامات کرے تاکہ ہمارے بچوں جو ہمارا مستقبل ہے کو مختلف بیماریوں سے بچایا جاسکے۔

اللہ جانے کیا ہوگا آگے؟

نہیں آیا جس سے تم سے پہلے کی امتیں گزر چکی ہیں۔ ابھی تو شادوں سے چیرنے کی نوبت آئی ہے نہ لوہے کی پگھلیوں سے گوشت نوچنے جانے کی۔ اس کے باوجود ایک بھی صحابی حضور ﷺ کو چھوڑ کر نہ گیا۔ ہمارا حال کیا ہے؟ عوام بہن ہمارے علماء ہمارے لیڈر بغیر وہ وقت آئے، بغیر اس کی وارنگ آئے وقت کے بوجھل اور بلاشبہ کے قدموں میں جا جا کر گر رہے ہیں۔



بڑی حیرت کی بات ہے کہ ۱۹۲۵ء میں آریس ایس کی بنیاد رکھی گئی۔ رکھنے والے اکثر گمراہی تھے۔ مگر ہمارے کسی مہارتی کسی سمجھ نہ آئی کہ ہندو مہاسبھا کی طرز پر آریس ایس کی بنیاد کیوں رکھی گئی۔ یہ ہمارے لیے نوبت ثابت ہوئی کہ زحمت۔ یہ تحریک آزادی میں حصہ کیوں نہیں لیتے؟ اور اگر یہ حکومت کو کیوں احتجاج بخشا چاہتے ہیں؟ ہمارے علماء کو تو یہ بھی معلوم نہیں کہ اس دنیائے رنگ و بو میں جو جس کام کے لیے محنت کرتا ہے سنت اللہ سے دنیاوی کامیابی عموماً عطا کرتی ہے۔ اس اسی سنت کے تحت تنگ کو بھی کامیابی ملی۔ ہم نے کچھ کیا ہی نہیں تو نوبت تو آئی تھی۔

راجیشور دیال پنڈت گوندو لچھ پنت کی وزارت علیا میں پہلا ہوم بیکریز کی تھا۔ وہ اپنی یادداشت "اسے لائف آف اور نائنٹین" میں لکھتا ہے کہ آریس ایس پیر بیو فرٹ وارانہ تھوڑے بڑے بڑے منصوبے بناتے ہوئے پکڑا گیا تھا جس کے ساتھ اس کے جرم کے ثبوت بھی تھے۔ مسگر پنڈت گوندو لچھ پنت نے ہمارے اصرار کے باوجود اس کے خلاف کسی طرح کی کوئی کاروائی نہ کی۔ کیا یہ تمام واقعات ہماری قیادت کے علم میں نہ آئے ہوتے؟ مگر اس نے ہوش کے ناخن نہ لیے۔

تحریر ممتاز میر

حوالہ مہاراشٹر کا ایک ضلعی شہر ہے جہاں ایک مدرسہ ہے۔ مدرسہ سراج العلوم، غالباً ۱۹۸۵ یا ۱۹۸۶ کے سالانہ جلسے میں شاید صدر مدرس نے اپنی تقریر میں کہا تھا کہ ہندوستان سے ایک غیر سرکاری وفد اسپین گیا تھا یہ مطالعہ کرنے کے لیے کہ اسپین والوں نے کس طرح اسپین کو مسلمانوں سے "پاک" کیا تھا۔ یہ ممکن ہی نہیں کہ ایک چھوٹے شہر کے چھوٹے مدرسے کے صدر مدرس کو یہ خبر ہو اور ہمارے ملک کے بڑے بڑے ذہن و دستار والے لوگوں کو خبر نہ ہو۔ مذکورہ صدر مدرس کو بھی یہ خبر عرب دنیا سے آنے والے رسائل سے حاصل ہوئی تھی تو پھر بڑے بڑے مدرسوں کے بڑے بڑے مہتمم، ناظم و مدیرین بدرجہ اولیٰ اس خبر سے واقف ہو گئے۔ مگر وہ تو پرسنل لاہ کی حفاظت کے لیے ایک بورڈ بنا کر قوم کے تئیں سارے فرائض ادا کر چکے تھے۔ بعد میں باری مسجد کی حفاظت۔ کو بھی اسی بورڈ کے فرائض میں شامل کر لیا گیا۔ اور وہ نہ پرسنل لاہ کی حفاظت کر سکتے نہ باری مسجد کی۔ اب یہ بتانے کی ضرورت تو نہیں کہ وہ غیر سرکاری وفد کس کا ہوگا؟ بہر حال وہ غیر سرکاری وفد اسپین سے واپس آیا اور اپنے مطالعے کے نتائج پر عمل پیرا ہونے میں لگ گیا۔ اور ہمارے بڑے بڑے طلباء و دانشور کا گھریس پر، سا جوا دی پر، بیوٹن سانج جیسی پارٹیوں پر بھروسہ کر کے قوم کی لتی اڑا دیتے رہے۔ اب جب کہ تلوار گرون پر رکھی جا چکی ہے تو ہماری پوری قیادت شاک کی کیفیت میں ہے۔ اب قیادت کے فرائض قلمی دنیا سے تعلق رکھنے والے انجام دے رہے ہیں۔ بلکہ ہمیں یقین سے نصیر الدین شاہ کی وارنگ جواہروں نے شہر پسندوں کو دی تھی، پڑھ کر تو ہمارے بہت سے لیڈروں کی چوڑی گئی اور پھٹی ہوئی گئی ہوگی۔

انسانی زندگی کے کسی ایسے احوال ہوں یہ ناممکن ہے کہ قرآن و حدیث و سیرت میں نہیں اپنے مسائل حاصل نہ لے۔ ہمارا دین ہمیں ہر مسئلے کا حل فراہم کرتا ہے شرط یہ ہے کہ ہم پوری نیک نیتی کے ساتھ عمل ایمان کے ساتھ دین کے فرائض کو عمل پیرا ہونے کے لیے تیار رہیں۔ مثال کے طور پر ۵۷ سال پہلے مولانا مودودیؒ نے کہا تھا کہ اب وہ مسلمان جو ہندوستان میں رہنا چاہتے ہیں انہیں چاہیے کہ وہ اپنے آپ کو ملک کی سیاسی تکلیف سے الگ کر لیں۔ اور جن جنس القوم و دعوت دین کا کام کریں۔ ایک دن ایسا آگے کہ مسلمان ہندوستان ہی مسلمان ہو جائے گا۔ مگر ان کی باتوں پر توجہ دینا تو دوران کا مذاق اڑا دیا گیا۔ ہمارے بڑے بڑے علمائے اہل علم آج بھی اس بات اور دستوری تحفظات کے لالی پاپ آہیں دکھاتے۔ اب آج تو یہ حال

تین نمازیں ادا کر لی جاتی ہیں، صرف اس لیے کہ امام صاحب گھر چل دی جائیں۔ جب کہ اس دوڑتی بھاتی زندگی میں اہل محلہ کے لیے ذہنی کمزوریوں میں تین نمازوں کے لیے حاضر ہونا، ایک مشکل امر ہے۔ تکبیر اولیٰ کا اہتمام کرنے والے بعض حضرات خاص طور سے اس میں حرج محسوس کرتے ہیں، لیکن ذمے داروں کے کان پر جوں نہیں دیکھتی۔

تقریباً تمام ہی مساجد میں مقررہ اوقات کی پابندی کی جاتی ہے، بلکہ یہ کہنے میں مضائقہ نہ ہوگا کہ وقت کا اہتمام اذان و جماعت میں کیا جاتا ہے، وہ دنیا کے کسی شعبہ ہائے زندگی میں نہیں کیا جاتا۔ لیکن بعض مقامات پر اس میں کوتاہی بھی پائی جاتی ہے، جس سے بہت سے مسائل پیدا اور اس کے اثرات دور رس ہوتے ہیں۔ نماز کا شروع و ختم غارت ہوتا ہے، وہ الگ۔ اس لیے اول تو جماعت کا وقت مقرر کرنے میں اہل

ہے۔ [بخاری]

حضرت ابو مسعودؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں عشا کی نماز میں گھلاں گھلاں گھلاں کے طویل نماز پڑھانے کی وجہ سے شریک نہیں ہوتا۔ ابو مسعود کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو عواظ میں اس سے زیادہ شے نہیں دیکھا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے لوگوں ہم میں سے نہیں دیکھا اور جو درود پڑھتا ہے

بعض مضمون نگار سے ایک ایم اینی اے کے طالب نے کہا تھا کہ ہم لوگ اپنے کالج سے اتنا وقت لے کر مسجد آتے ہیں، اور امام صاحب اس سے دیر کر دیتے ہیں، اس کی وجہ سے ہمیں کالج والے نماز کی اجازت دینے سے تنگ جاتی ہیں۔

میں نے بھی مسجدوں میں جہاں اکثر آبادی لوکل ٹرین سے سفر کرتی ہے، اس کا نظام الاوقات ہوتا ہے۔ دو تین منٹ کی دیر سے بعض مرتبہ پورا نظام چھوڑ کر جاتی ہے۔ یعنی والے گھر سے نظام بنا کر چلتے ہیں کہ اتنے بجے گھلاں کام سے فارغ ہو کر فلائٹ کی ٹرین لے لیں گے۔ ایسے میں چند منٹ بھی ادھر یا ادھر ہوجانے سے بہت مستحق پڑتا ہے۔ اگر جماعت میں تیار اس کا سبب بننے لگے تو لوگ دھیرے دھیرے مسجد سے نکلنے لگتے ہیں۔

بعض ماسوں کا یہ عذر ہوتا ہے کہ ہمیں نماز پڑھانے کے علاوہ مسجد کے دیگر انتظامی امور انجام دینے ہوتے ہیں۔ لیکن ان کا یہ عذر درست نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے مساجد میں اذان و جماعت کے لیے شہداء کو بھی بھیج دیے ہیں۔ ہر مساجد میں جہاں سائل اور غفلت کروا دی گئی ہو، پھر جو لوگ اپنے کام کاج چھوڑ کر مسجد میں جماعت سے نماز پڑھتے ہیں، وہ سب بھی اپنی زندگی میں کچھ نہ کچھ کر رہے ہوتے ہیں۔ اس لیے جماعت کا ایک وقت ملے ہوجانے کے بعد اس کا خیال رکھنا سب کی ذمے داری ہے مسجد کا انتظامی اس کے خلاف کرنے کا بھی نہیں۔

اکثر عواظوں کو اوقات نماز کے مسائل کا علم نہیں ہوتا، اس لیے کہ ان کے لیے سستے سے سستے آدھی تلاش کیا جاتا ہے۔ وہ اپنی لامتناہی اور جہالت کے جب وقت بے وقت اذان دیتا ہے۔ مغرب میں چوں کہ موسم کے اعتبار سے ایک ایک منٹ کھٹا بڑھتا رہتا ہے، اس لیے اس میں کسی حد تک احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر عواظوں نے مغرب کی اذان وقت سے پہلے دے دی تو اس سے خواہمیں کا زہاد و نقصان ہوگا۔ عام مزاج اذان سن کر روزہ افطار کرنے کا ہے، اگر خواہمیں اپنے نفسا کے ذمے رکھ دی ہوں، اور عواظوں احتیاط کے دو تین منٹ کٹا کر بغیر غروب آفتاب کا وقت ہوتے ہی اذان دے دے اور گھروں پر روزہ کھولنے والے اس کی اذان سنتے ہیں روزہ کھول لیں تو ان کے روزوں میں شک پیدا ہوجائے گا؟

محلہ کی رعایت ضروری ہے۔ لیکن بعض امام اپنی جہالت کے اعتبار سے اعتبار سے ایسا وقت مقرر کرتے ہیں کہ وہ جلد سے جلد فارغ ہو کر گھر چلے جائیں۔ بعض مرتبہ اس جلد بازی میں اذان بھی وقت داخل ہونے سے قبل ہی دے دی جاتی ہے۔ جب کہ شریعت کی رو سے ایسی نماز بغیر اذان دینے پر بھی گئی نماز شمار ہوتی ہے۔

بعض مسجدوں میں ذہانتی گھنٹوں میں عصر مغرب اور عشا

ہیں (غزرت دلاتے ہیں) اس لیے تم میں سے جو شخص لوگوں کو نماز پڑھانے تو بھلی پڑھائے، اس لیے کہ ان میں بعض اور بوڑھے اور حاجت مند لوگ بھی ہوتے ہیں۔ [بخاری، مسلم]

اسلام میں مسجد میں جماعت نماز کی بڑی تاکید آئی ہے، اسی کے لیے اذان شروع ہوتی ہے۔ فی زمانہ گھنٹوں کے حساب سے اذان و جماعت کا وقت مقرر کیا جاتا ہے، اس میں مصلحان اور نئے داران سب کے لیے آسانی بھی ہے۔

مؤذن اور امام: طے شدہ وقت کا خیال رکھیں



نوٹ: مضمون نگار کی لکھی گئی آراء سے ادارہ کو کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ انکی اپنی ذاتی رائے ہے۔



TIME FOR HEALTHY WINS



Bajaj Allianz Health Guard Policy helps you stay on guard financially so that you and your family members are always safe from uncertain medical events.

Key Features & Benefits



Pre and Post-Hospitalization Expenses



Preventive Health Check-Up



Recharge Benefit



Super Cumulative Bonus (Platinum Plan)

To know more, contact your **J&K Bank's Relationship Manager**

Bajaj Allianz General Insurance Co. Ltd., Bajaj Allianz House, Airport Road, Yerawada, Pune - 411005. IRDAI Reg No.: 113. | CIN: U66010PN2000PLC015329 | UIN: BAIHLIP23212V062223 | web: www.bajajallianz.com | Toll free: 1800-209-5858 / 1800-209-0144
J&K Bank Ltd is a licensed Corporate Agent [bearing License No.: CA0029] of Bajaj Allianz General Insurance Company Ltd. [IRDAI registration No. 113]. The benefits/features of products are indicative and for more details on risk factors and Terms and Conditions, please read the sales brochure before concluding a sale. | BIAZ-P-JK-0015/15-11-2023